13342- سیر وسیاحت کے لیے سفر

سوال

ان آخری برسوں کے اندر دیکھنے میں آیا ہے کہ فیملیاں خلیجی ممالک یا عرب یا ایشیائی یا یورپی کفار ممالک یا امریکہ کا سفر کرنے لگی ہیں، اور اس سفر کے لیے اپنی اور بیوی بچوں کی تصاویر بھی بنوانا ضروری ہیں، ہمارے علم کے مطابق تو علماء کرام کا فتوی ہے کہ ضرورت کے بغیر تصویر اتروانی جائز نہیں، تو کیا سیاحتی سفر ایسی ضرورت شمار ہوتی ہے جو اسے اپنی اور بیوی بچوں کی تصویر اتروانا مباح کرتی ہو؟

اس کے ساتھ ساتھ ان ممالک کا سیاحتی سفر کرنے میں مال ودولت اور وقت کا ضیاع ہے، اور مال کثرت سے مباح اشیاء بلکہ بعض اوقات تو مکروہ اور حرام کاموں میں بھی کثرت سے مال خرچ کیا جاتا ہے، اور اسی طرح اس میں عورتوں کا (کلی یا جزی طور پر) بے پردہ ہونا بھی شامل ہے، اور ان ممالک کا سفر کرنے والوں کا ایسی برائیوں کا مشاہدہ بھی کرنا ہوتا ہے، جس کی انہیں اپنے ممالک میں مشاہدہ کرنے کی عادت نہیں ہوتی، جس کے باعث بعد میں ان کے لیے حرام کاموں کا ارتکاب اور برائی کو دیکھنا آسان ہو جاتا ہے.

آپ سے گزارش ہے کہ اس غرض سے تصویر اتروانے کے حکم کے متعلق ہمیں معلومات فراہم کریں.
اور اسی طرح ان ممالک میں جہاں اعلانیہ طور پر برائی ہوتی ہے اور کسی کو اس برائی سے منع کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی اور نہ ہی ان برائیوں سے آنکھیں بند کر سکتا ہے، وہاں جا کر سیر و سیاحت کرنے کا حکم بھی بتائیں، اور آپ ایسے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں جو خلیجی یا عرب ممالک کی سیر وسیاحت کی غرض سے تصویر اتروانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، آیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

عورتوں کی تصاویر بنوانا مطلقا جائز نہیں، کیونکہ اس کے نتیجہ میں فتنہ وشر پیدا ہوتا ہے، جو اس کی فی ذاتہ حرمت میں اور بھی شدت کا باعث ہے، اس لیے سفر یا کسی اور غرض کے لیے عورتوں کی تصاویر اتروانی جائز نہیں.

کبار علماء کمیٹی کی جانب سے اس کی حرمت کا فیصلہ صادر کیا جا چکا ہے، اور کفار ممالک اور فحاشی سے بھرے ہوئے ممالک کا سفر کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں فتنہ اور شر ہے، اور کفار کے ساتھ میل جول، اور برائیوں کا مشاہدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے دل بھی متاثر ہونے سے نہیں رہتا، مگر اہل علم نے کچھ حدود وقیود اور بالکل تنگ اور کم حالات میں ان ممالک کی جانب سفر کرنے کی اجازت دی ہے، اور وہ حدود وقیود درج ذیل ہیں :

1–کسی ایسے علاج کی ضرورت پیش
آجائے جو مسلمان ممالک نہ پایا جاتا ہو.

2–ایسی تجارت جو سفر کے بغیر نہ
ہوتی ہو.

3–کوئی ایسا علم حاصل کرنا، جس کی
مسلمانوں کو ضرورت ہو اور وہ مسلمان ممالک میں نہ پایا جائے.

4–اسلام کی نشر واشاعت اور دعوت
الی اللہ کا کام کرنے کے لیے.

ان سب حالات میں بھی شرط یہ ہے کہ
سفر کرنے والا شخص اپنے دین کے اظہار پر قادر ہو، اور اپنے عقیدہ کو مضبوط رکھنے
والا، اور بدعات اور فتنہ والی جگہوں سے اپنے آپ کو دور رکھنے والا ہو.

لیکن صرف سیر و سیاحت اور تفریح، دل
بہلانے کی غرض سے ان ممالک کا سفر کرنا تو بہت زیادہ اور شدید قسم کا حرام ہے.

اور اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ
مجھے اور آپ سب مسلمانوں کو اپنے محبت اور رضا و خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق نصیب
فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی
رحمتیں نازل فرمائے.